© rasailojaraid.com

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور طلبۂ علوم نبوت کا اکرام

چند دلچسپ واقعات اور نورِ معرفت بھرے ارشادات

اخذ و انتخاب مولانا امداد اللہ افغانی متخصص دارالعلوم حقانیہ خطیب عرشی مسجد راولپنڈی

علم نبوت کے طالب علم کی فضیلت واہمیت

محمد آصف نامی ایک طالب علم ایبٹ آباد کے کسی دور دراز گاؤں سے حاضر خدمت ہوا، حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ مہمانوں اور عقیدت مندوں کے ہجوم میں گھرے ہوئے تھے حقائق السنن کے مسودات پر کام کرنا ابھی باقی تھا۔ حضرت رحمۃ اللہ نے اس نووارد طالب علم سے آنے کا مقصد دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضرت میں نے آپ سے بیعت کی ہوئی ہے اور چند مشورے طلب کرنے ہیں شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے فرمایا ٹھیک ہے بیان کرو۔ اور اسی کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو گئے۔ طالب علم نے سوالات پوچھے۔ حضرت رحمہ اللہ نے خوب تفصیل سے تسلی بخش جوابات مرحمت فرماتے۔ حضرتؒ کی خصوصی توجہ اور اس طالب علم کے سوالات کے جوابات تفصیل سے بیان کرنے پر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آج حضرت گھر سے اسی طالب علم ہی کی خاطر تشریف لاتے ہیں۔ گویا اسی کے لئے تشریف فرمائیں۔

اس صاحب نے ایک سوال یہ بھی دریافت کیا کہ حضرت! وساوس اور گندے خیالات آتے ہیں۔ تو ارشاد فرمایا۔ جب گندے خیالات اور وساوس آئیں تو اعوذ باللہ پڑھ کر بائیں جانب تھوک دیا کریں۔ یہ درحقیقت حضورؐ نے شیطان کی تذلیل کا طریقہ بتایا ہے۔ دشمن سے مقابلہ تین طرح کا ہوتا ہے۔ تلوار سے گالی گلوچ سے، تذلیل سے۔ تذلیل انتہائی درجے کا آخری اور انتقامی عمل ہے۔ تھوکنے سے شیطان کی تذلیل مقصود ہے۔ چاہے نماز میں کیوں نہ ہو۔ دوسرا یہ کہ اپنے خیالات میں شیطانی وساوس کی طرف التفات اور توجہ کم کردو۔

ابھی حضرت شیخ رحمہ اللہ کی گفتگو جاری تھی کہ اس طالب علم نے عرض کیا۔ حضرت میری تمنا ہے۔ کہ آپ مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث مجھے پڑھا دیں۔ حضرت نے مشکوٰۃ منگوائی۔ ہجوم مشاغل، کثرت اضیاف اور مسودات ترمذی وغیرہ کے کام کی توجہ سے بعض حاضرین کو اس طالب علم کی اس بے موقع درخواست پر انقباض بھی ہوا۔ مگر حضرت کی شفقت اور انسانیت علم کے احترام اور اس کی قدر و قیمت کے اہتمام کو دیکھ کر سب حیرت میں رہ گئے۔

حضرت رحمہ اللہ نے مشکوٰۃ منگا کر اسے کھولا، اور ابتدائیہ کا پورا تین حرفاً حرفاً اس طالب علم کو پڑھایا۔ ہجوم اضیاف، واردین کی کثیر ضرورتیں وحوائج اور دیگر اہم مشاغل کوئی چیز بھی مانع نہ ہو سکی کہ تعجیل کر کے جان چھڑا دیتے۔ بلکہ یوں معلوم ہو رہا تھا کہ آپ کی آج کی مجلس اسی ایک ہی طالب علم کے لئے منعقد ہوئی ہے۔ پھر جب اس کو حدیث پڑھائی تو خوف تفصیل سے اور شرح صدر سے دعا کی۔

حاضرین نے جو بھی تاثر لیا ہو سو لیا ہو۔ مجھے عبداللہ بن مکتومؓ کے طالب علمانہ سوال پر رب ذوالجلال کی توجہ وعنائت اور حضورؐ کو خصوصی تنبیہ کا پس منظر سامنے رہا۔ اور یہی سمجھتا رہا کہ آج کی مجلس میں ذی وجاہت با اثر اور بڑی اہم شخصیتوں کے باوجود ایک طالب علم کو ہمہ توجہ واستحقاق حاصل رہا۔ یہ سب حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نبوت کا پرتو ہے۔ جو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے عمل میں جھلکتا نظر آ رہا ہے

طلبا نے بڑے کام کرنے ہیں، انہیں جزئیات میں الجھا کر بے کار نہ کرو

قرۃ العیون نامی کتاب کے کسی نے ۲۵ نسخے دارالعلوم حقانیہ بھیجے تاکہ طلباء میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ حضرت شیخ کو معلوم ہوا تو ارشاد فرمایا کہ اس کتاب کا ایک نسخہ مولانا غلام الرحمٰن صاحب اور ایک نسخہ آپ (راقم الحروف) دیکھ لیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اس کتاب میں مختلف فیہ مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ اور جزئیات کے اختلافات کو ابھارا گیا ہے۔ اگر واقعتاً ایسا ہی ہے۔ تو طلباء کو ہرگز نہ دینا اور انہیں یہ کتاب دے کر خواہ مخواہ جزئیات میں الجھائے نہ رکھنا۔ انہوں نے تو بڑے کام کرنے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طلباء میں تعمیری کام کی ضرورت واہمیت

طالبان علوم نبوت کے لئے عموماً اور طلبائے دارالعلوم حقانیہ کیلئے خصوصاً تربیتی واصلاحی تقریبات کے انعقاد اوران میں تحریری وتقریری صلاحیتیں اجاگر کرنے کے سلسلے میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اہم ہدایات اور تجاویز ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک مولانا عبدالحلیم صاحب دیردی مدرس دارالعلوم حقانیہ حاضر خدمت ہوئے ۔

حضرت شیخ مدظلہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ مولانا بھی تشریف لے آئے ۔ طلبہ کے فکری دینی اور اخلاقی وتربیتی پروگراموں میں مولانا کو بھی ساتھ لے لیں ۔ اور مزید ارشاد فرمایا کہ مایوس ہرگز نہیں ہونا چاہیئے ۔ اور طلبہ میں مثبت اور تعمیری کام کرنا چاہیئے ۔ پھر فرمایا ۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ جب شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کی مجلس میں حاضر ہوا تو آپ نے ایک حدیث بیان فرمائی ۔

یعنی جب بخل اور کنجوسی مطاع اور متبوع ہو جائے لوگ انفاق فی سبیل اللہ پر بخل، ذخیرہ اندوزی اور زر پرستی کو ترجیح دینے لگیں ۔ خواہشات کی پیروی کی جانے لگے نماز کا وقت ہو تو مسجد آنے کی بجائے بازار کو ترجیح دی جائے ، معاملات اور عام کاروبار زندگی میں دینوی مفادات دین کے تقاضوں پر مقدم ہو جائیں ۔ ہر شخص خود کو ذی رائے عقل مند اور دانا سمجھنے لگے ۔ اپنی رائے پر فخر و ناز کرے اور خود کو افلاطونِ زمانہ سمجھے ، حق کو صرف اپنی ہی رائے میں منحصر سمجھے تو ایسے حالات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو

کالائحہ عمل دیا ہے ۔ کہ انسان دوسرے کے پیچھے لڑنے ، دوسروں کی اصلاح کرنے کی بجائے اپنی فکر کرے جب ہم نے حضرت شیخ مدنیؒ سے یہ حدیث سنی تو خوش ہوئے اور میں نے عرض کیا ۔ حضرت ! اب تو ماشاء اللہ مسئلہ آسان ہو گیا ہے ۔ بظاہر یہ عہد بھی وہی ہے ، جس کی حدیث میں نشاندہی کی گئی ہے ۔ اب ہم اپنے ذکر و فکر اور اپنی اصلاح کریں گے ۔ دوسروں کے درپے نہ ہوں گے ۔ حضرت شیخ مدنیؒ کو یہ بات ناگوار گذری چہرہ اقدس متغیر ہوا ، اور جلال آمیز لہجہ میں ارشاد فرمایا ۔

تمہاری یہ باتیں بے ہمتی اور پست حوصلگی کا پتہ دیتی ہیں ۔ اور اپنی پست ہمتی کو حدیث کی آوٹ میں چھپانا چاہتے ہو ۔ ارشاد فرمایا ۔

ابھی وہ زمانہ نہیں جو اس حدیث کا مصداق مراد پاتا ہے ۔ دارالعلوم دیوبند میں دیکھو ہزاروں طلبہ موجود ہیں جو گھر بار چھوڑ کر ، آرام و عشرت ترک کر کے ، اللہ کی راہ میں جان و مال اور وقت خرچ کر رہے ہیں ۔ سارا دن ادب سے بیٹھے ہماری باتیں سنتے ہیں ۔ فرمایا آج کے دور میں بھی خواہ کے علاوہ الحمدللہ ، عوام بھی دین کی بات سنتے اور دینی مواعظ پر کان دھرتے ہیں ۔ علماء اور مساجد کے درسوں میں شریک ہوتے ہیں ۔ اور ان کے ارشادات سے مستفیض ہوتے ہیں ۔

شیخ مدنیؒ نے آخر پر اپنے مخصوص محبوبانہ لہجہ میں ارشاد فرمایا ۔
بے ہمت اور پست حوصلہ نہ بنو جلد باز بھی نہ بنو ۔ ”خلق الانسان من عجل“

دیکھو دین کے ان مخلص شیداؤں (طالبان علوم نبوت) میں کام کرو یہ مستقبل میں دینی اور مذہبی رہنما ہیں ۔ تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا ۔

حضرت شیخ مدنیؒ نے ہمیں مایوسی سے بچا لیا اور غلط اقدام کی نوبت نہ آئی اور الحمدللہ اب بھی وہی صورت حال ہے اس لیے محنت کرنی چاہیئے دارالعلوم حقانیہ اور ملک کے دیگر بڑی جامعات میں جو سینکڑوں طلبہ موجود ہیں ان کی اصلاح و تربیت کی فکر اساتذہ ہی نے کرنی ہے ۔ آپ محنت کریں جب تلاش کرو گے تو ان پھٹے پرانے کپڑوں اور بوسیدہ لباس میں شیر خفتہ آپ کو مل جائیں گے ۔ آپ کام کریں ۔ میں تو اب بوڑھا ہو چکا ہوں معذور رہوں میں آپ کی کامیابی کے لئے دعا کرتا رہونگا ۔ خدا تعالیٰ آپ سب کا حامی اور ناصر ہو ۔

علمی وروحانی ترقی کے تین اصول

۱۴ جولائی ۱۹۸۵ء بعد العصر مجلس فیض وبرکت میں حاضری کی توفیق ہوئی دارالعلوم کے بعض اساتذہ طلبہ اور دور دراز سے آئے ہوئے مہمانوں کا ہجوم تھا مجھ پر نظر پڑی ، تو قریب بلایا ، نئے تعلیمی سال کی مناسبت سے دارالعلوم کے انتظامی ، تعلیمی اور طلبہ کی اخلاقی تربیت سے متعلق ضروری ہدایات ارشاد فرمائے ۔

طالبان علوم نبوت کی علمی وروحانی ترقی ، حصول کمال علم میں پختگی اور خدمت دین اور اشاعت فیض کی دعائیں فرماتے رہے ۔ اور اسی دوران یہ بھی ارشاد ہوا جب تحصیل علم کے تین ادب کو ملحوظ رکھا جائے تب صلاحیت نکھرتی استعداد جلا پاتی اور علمی و روحانی ترقیاں حاصل ہوتی ہیں (۱) استاد کا ادب (۲) مسجد اور درسگاہ کا ادب (۳) کتاب کا ادب ۔

بہترین دعا ”طلب علم“ ہے

۲۰ رجب ۱۴۰۶ھ حسب معمول بعد العصر مجلس شیخ الحدیث میں حاضر ہوا ۔ کل سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ علیل تھے دارالعلوم بھی اور عصر کو معمول کے مطابق مسجد میں تشریف نہ لا سکے ۔ چہرہ مبارک پر کل کے بخار کے آثار ظاہر تھے آواز میں ضعف اور جسم میں نقاہت تھی طلبہ و اساتذہ اور مہمانوں کے ہجوم میں گھرے ہوئے تھے ۔ دعا کے بارے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں ارشاد فرمایا کہ دعا ایک عبادت ہے۔ دعا خدا کا حکم ہے۔ لوگ قسم قسم کی دعائیں مانگتے ہیں۔ مگر دعا میں اصل اور مقصودی چیز طلب علم ہے۔ دعا کے بڑے ثمرات ہیں ہمارے اکابر نے بھی دعا کو خصوصی اہمیت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دینی مدارس اور نصاب تعلیم اور طلباء کا مقصد علم

مدارس کے نصاب کی بات چھڑی تو ارشاد فرمایا کہ ہماری کوئی سنتا نہیں، میری تو اوّل آخر یہی رائے ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم کے بنیادی اور اصولی چیزوں کو نہ چھیڑا جائے اس میں کسی قسم کی تبدیلی کا قائل نہیں ہوں۔ اسی نصاب تعلیم نے امام رازی اور امام غزالی پیدا کیے ہیں اسی نصاب تعلیم سے قاسم نانوتویؒ شیخ الہند محمود حسنؒ، شیخ العرب والعجم حسین احمد مدنیؒ اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ پیدا ہوئے ہیں۔ درس نظامی کو مربوط کرنے کی ضرورت تو ہے لیکن موقوف کرنے کی اجازت نہیں۔ دینی مدارس کے فضلاء کو حکومتی سندات کی تحصیل کے لئے دوڑ دھوپ نہیں کرنی چاہیئے۔ اپنے اندر کی صلاحیت اور قابلیت پر محنت کرنی چاہیئے۔ جب اپنے اندر قابلیت اور لیاقت موجود ہوگی تو ہر جگہ ممتاز اور نمایاں رہیں گے۔

ارشاد فرمایا آج سندات سے کر گریڈ اور سکیل کی باتیں ہو رہی ہیں مگر ہمارے اکابر نے سندات سے کر گریڈ اور سکیل کی طرف توجہ نہیں کی بلکہ ان کا معمول تھا کہ وہ حتی الوسع تنخواہ بھی نہیں لیتے تھے اور اگر لیتے بھی تو بچ جاتی اسے واپس مدرسہ میں داخل کر دیا کرتے تھے۔

حدیث کی روشنی میں طالب علم کی تین قسمیں

ارشاد فرمایا حضورؐ فرماتے ہیں کہ وحی کی مثال بارش کی طرح ہے کہ اس سے دل اور بارش سے زمین زندہ ہوتی ہے زمین تین قسم کی ہوتی ہے ایک وہ زمین جس نے اپنے اندر پانی جذب کیا چند دن کے بعد سبزہ اور پھول ترکاری اور قسم قسم کے باغات اگائے زمین سرسبز و شاداب بن گئی جیسے ہمارے علاقہ کی سنگلاخ زمین کہ گویا وادی غیر ذی زرع ہے پچھلے دنوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بارش ہوئی زمین نے پانی جذب کیا اب ہر طرف سبزا اور بہار ہے۔

دوسری قسم وہ زمین ہے جس نے پانی کو جذب نہ کیا مگر پانی کو محفوظ کیا نیچے کی تہہ سخت ہے پانی جذب نہیں کرتی اور چونکہ وہ زمین پست ہے اور گڑھا ہے اور پستی تواضع کی علامت ہے اب اگرچہ اس سے سبزہ نہ اگا مگر مخلوقات کو فیض پہنچ رہا ہے، سب چرند پرند حیوانات آ آ کر اس سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں اور پانی لے جاتے ہیں۔

تیسری قسم کی وہ زمین ہے جس نے پانی نہ جذب کیا اور نہ پانی کو محفوظ رکھا جیسے پہاڑ اور ٹیلے وغیرہ بلکہ اوپر سارا پانی بہہ کر ضائع ہو گیا۔

تو وحی میں حیات کا مادہ ہے۔ اس کے طالب بھی تین قسم کے ہیں۔ ایک طالب وہ ہے کہ علم کی راہ میں گھر سے نکلا۔ بے نمازی تھا۔ داڑھی منڈا تھا خلاف سنت کام کرتا تھا یہاں آکر چند دن میں بدل گیا۔ اب اس پر اعمال صالحہ، اتباع سنّت، عاجزی اور تواضع کے پھول اور چہرہ پر سنت نبویؐ کا سبزہ اُگ آیا۔ اب لوگ اسے دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ اس کی بداخلاقی۔ درشت کلامی سب وشتم اور بدعملی یکایک کیسے بدل گئی یہ وہ طالب علم ہے جس نے بارش کو اپنے اندر جذب کیا۔ بعض ایسے طلبہ بھی ہیں کہ جنہوں نے علوم و معارف جمع کیے اور اب ان کو اوروں تک پہنچاتے ہیں۔ گو خود زیادہ فائدہ نہ اٹھایا مگر دنیا کو فائدہ پہنچایا۔

تیسری قسم وہ ہے کہ نہ خود علم حاصل کیا اور نہ اوروں کو پہنچایا چٹیل میدانوں اور بنجر زمین اور ٹیلوں کی مانند ہیں۔ کہ نہ علم کو جذب کیا اور نہ اوروں کے لئے محفوظ کیا صحیح معنوں میں علم حاصل کرنے والے بہت کم ہیں۔ الحمدللہ بعض ایسے بھی ہیں کہ علم اس لئے حاصل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور اس کی خوشنودی کا راستہ معلوم ہو۔

دارالعلوم کے ایک قدیم فاضل مولانا نصر اللہ صاحب ترکستانی ایک سفید ریش بزرگ کے ہمراہ حاضر مجلس ہوئے مہمان کا تعارف کرایا کہ حضرت یہ مہمان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک شہر مدینہ منورہ سے آیا ہے۔

حضرت شیخؒ نے ان کے ہاتھوں کو بوسہ دینا چاہا مگر انہوں نے ہاتھ کھینچ لیے تو حضرت شیخؒ نے ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ یہ کس قدر مبارک چہرہ ہے کس قدر مبارک آنکھیں ہیں کس قدر مبارک پیشانی ہے کہ وہاں کی مبارک زمین پر خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتی رہیں اور اس پر مدینہ منورہ کے انوار و برکات اور تجلیات برستے رہے۔

ارشاد ا شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رح
(صحبتے با اہل حق)

© rasailojaraid.com